اِنَّ فِی ذٰلِکَ لَذِکْرٰی

علامۂ شبلی کا فتویٰ

۱۳۳۲ھ

خود اپنے

الحاد اور زندقہ پر

جسکو

عالیجناب فضائل مآب مولانا مولوی محمد کفایت اللہ صاحب

مدرس اول و مفتی مدرسہ امینیہ دہلی نے مرتب فرمایا

سنہ ۱۳۳۲ھ

تحفۂ ہند پریس دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامداً و مصلیاً

معشر مسلمین - اسوقت ایک مطبوعہ فتوے میرے سامنے ہے - اسمیں سید عبد السلام صاحب مالک مطبع فاروقی دہلی سائل اور علامہ شبلی مجیب ہیں - سوال علامہ شبلی کے عقائد اور خیالات کے متعلق ہے کہ وہ کس قسم کے ہیں -

جس باخبر شخص نے علامہ کی تصنیفات پڑہی ہیں اوسپر علامہ کے عقائد و خیالات روز روشن کیطرح عیاں ہیں - مگر اس فتوے سے اونپر پردہ ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے ؛

اصل یہ ہے کہ علامہ نے الکلام میں جن عقائد اور خیالات کو صراحۃً یا کنایۃً حق مانا ہے وہ زیادہ تر معتزلہ اور فرق ضالہ اور ملحدین کے عقائد اور خیالات ہیں اس لیئے اونکی تصنیفات کو دیکھکر اہل اسلام کے ہر طبقہ کی مذہبی غیرت میں تموج پیدا ہوا اور چاروں طرف سے علامہ کے خلاف صدا بلند ہوئی کہ علامہ اہل سنت والجماعت سے خارج اور معتزلہ اور ملاحدہ کے ہمنوا بلکہ چودہویں صدی میں انکی یادگار ہیں لیکن مولانا کو کبھی اس دار و گیر کی کچھ پروا نہوئی اور وہ برابر اپنے خیالات و عقائد پر جمے رہے اور ان کی اشاعت کرتے رہے

علامہ کے اس استقلال و اصرار کو دیکھتے ہوئے ان سے یہ توقع نہ تھی کہ وہ کبھی اپنی

کانشنس کے خلاف ظاہر کرنے پر آمادہ ہوں گے آج ندوہ کے اصلاحی جلسہ کی گڑبڑ میں دفعتہً علامہ شبلی کا یہ فتویٰ ہماری نظر سے گزرا جسے دیکھ کر نہ صرف ہم بلکہ ہر سمجھدار آدمی تعجب اور حیرت میں غرق ہو گیا۔

حیرت اور تعجب کی وجوہ یہ ہیں

(۱) علامہ نے اپنی تصنیفات میں علی روس الاشہاد اہل سنت والجماعۃ کے عقائد کا خلاف کیا۔ اور معتزلہ اور ملاحدہ کے عقائد اور خیالات کو ترجیح دی اور کبھی اسکی پروانہ کی کہ وہ اہل سنت والجماعت میں داخل رہیں گے یا خارج ہو جائیں گے۔ تو جب کہ آجتک اُن کو اپنی کانشنس کا خلاف کرنا گوارا نہ ہوا تو آج کس قوت اور کس ضرورت نے اونکو اپنے ضمیر کے خلاف اظہار دینے پر مجبور کیا +

(۲) علامہ کا ضمیر خوب جانتا ہوگا کہ اونہوں نے الکلام میں معتزلہ اور ملاحدہ فلاسفہ کے بہت سے خیالات کا اتباع کیا ہے اور اونہیں حق بتایا ہے۔ قدم مادہ کی تصریح کی ہے معجزات کا من وجہٍ انکار ہے وغیرہ وغیرہ

باوجود ان باتوں کے وہ مادہ کے قدیم کہنے والوں کو ملحد اور زندیق کہتے ہیں۔ گویا خود اپنی زبان سے اپنے ملحد و زندیق ہونیکا فتویٰ صادر فرمایا ہے

(۳) علامہ اس فتوے میں فرماتے ہیں کہ الکلام میں اس قسم کے عقائد غیر مذہب والوں سے رد کرنے کی غرض سے نقل کئے گئے ہیں گویا علامہ کے نزدیک ہندوستان میں کوئی شخص الکلام اور علامہ کی عبارت سمجھنے والا ابھی نہیں ہا ہے

کہ وہ ہمیں تمیز کرسکے کہ فلاں خیالات مصنف کے نزدیک صحیح اور راجح ہیں یا محض رد کی غرض سے نقل کئے گئے ہیں +

(۴) علامہ الکلام میں یہ تصریح کرتے ہوئے کہ اُن کے علم الکلام کے ماخذ ابن رشد قفال۔ راغب ابن سینا وغیرہ معتزلہ اور ملاحدہ فلاسفہ ہیں فتوے مطبوعہ میں اہل سنت ہونے کے مدعی ہیں اس سے بڑھکر تعجب خیز اور کونسی بات ہوسکتی ہے خیر حیرت اور تعجب تو ہوتا ہی رہتا ہے لیکن دیکھنا یہ ہے کہ اس فتوے کا علامہ کی مذہبی اور علمی پوزیشن پر کیا اثر ہوا۔ اور اسکی بروقت اشاعت نے اونہیں کیا فائدہ پہونچایا۔ جو شخصی فائدہ علامہ یا اون کے ہوا خواہوں نے اسکی اشاعت سے خیال کیا ہوگا اوس کا نہ تو ہمیں حقیقی طور پر علم ہے اور نہ اُس کے معلوم ہونے کی ضرورت نہ اس سے بحث کرنا مقصود ہے کہ وہ مرتب ہوا یا نہیں۔

ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ علامہ کی مذہبی حیثیت پر اس کا کیا اثر ہوا اور اُنکی علمی پوزیشن اس سے کسقدر صاف ہوئی پس نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہوا خواہوں یا خود علامہ کی یہ تدبیر ایک نوشتہ تقدیر تھا جو اُن کے سامنے آیا اور خود علامہ نے اپنی زبان سے اُس بات کا اقرار کرلیا جو عام طور پر مسلمان اُنہیں کہتے تھے۔ اُن کے علم کلام کی حقیقت بھی اس فتوے سے کھل گئی کہ وہ کس درجہ کا ہے اور خود علامہ کی علمی قابلیت کا اندازہ ہوگیا کہ وہ کتنے پانی میں ہیں۔

اس اجمال کی تفصیل بیان کرنے سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ علامہ کا فتوے بھی ناظرین ملاحظہ فرمالیں۔

نقل فتوے مطبوعہ

بحضرت مولانا شبلی صاحب - السلام علیکم!

مجھے آپ سے چند سوال پوچھنے ہیں، اجازت ہو تو عرض کروں؟

(۱) میں نے سنا ہے کہ آپ نے اپنی تصنیف الکلام میں مادۂ عالم کو غیر مخلوق لکھا ہے، کیا آپ کا یہ اعتقاد صحیح ہے، اور آپ نے تصنیف مذکور میں یہ مسئلہ اپنی مذہب کا لکھا ہے یا کیا

(۲) کیا آپ کا یہ عقیدہ ہے کہ آپ نبوت کو اکتسابی سمجھتے ہیں؟ یعنی کیا آپ یہ مانتے ہیں کہ ہر ایک آدمی اکتساب اور محنت سے نبی ہوسکتا ہے؟ یا اس کی اصلیت کچھ اور ہے؟

(۳) اس کے علاوہ اور بھی کوئی خیال آپ نے ایسا ظاہر کیا ہے جس کی شہادت قرآن مجید اور صحیح احادیث سے نہ مل سکے۔

آپ جو کچھ جواب دیں گے اسے میں پبلک میں شائع کروں گا۔

عاجز - عبد السلام - مالک مطبع فاروقی - دہلی - ۴ - جمادی الاخریٰ ۳۲ھ

الجواب

جناب میر صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ!

(۱) جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے وہ ملحد اور زندیق ہے۔ میں مادہ کو نہ قدیم بالذات تسلیم کرتا ہوں نہ قدیم بالزمان۔ البتہ میں یہ مانتا ہوں کہ خدا کے تمام اوصاف قدیم ہیں۔

الکلام میں اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں تو وہ غیر مذہب والوں کے عقائد ہیں اور اس غرض سے نقل کیے ہیں کہ ان کا رد کیا جائے۔

(۲) نبوت کے متعلق میرا ہرگز یہ اعتقاد نہیں ہے کہ وہ اکتسابی ہے اور ہر شخص

نبی ہو سکتا ہے میں نبوت کو عطیہ الٰہی سمجھتا ہوں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کرتا ہوں اور جو شخص اس بات کا قائل ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے اسکو مسلمان نہیں جانتا +

(۳) باقی میرے عقائد وہی ہیں جو قرآن شریف اور احادیث سے ثابت ہیں میں عقیدۃً اور فقہاً دونوں لحاظ سے اہل سنت وجماعت سے ہوں !!! +

شبلی نعمانی - دہلی

اب ہم اس فتوے کے آثار دکہاتے ہیں اور اہل اسلام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ نہایت انصاف اور ٹھنڈے دل سے اسپر غور کریں تاکہ صحیح نتیجہ پر پہونچنے میں کسی قسم کی دقت پیش نہ آئے۔

نیز علامہ سے التماس ہے کہ وہ اِس عقدہ کو حل کریں اور مسلمانوں کو اس کشمکش سے بچادیں

علامہ کے فتوے کا اثر اون کے علم کلام پر

علامہ کا فتوے یہہ ہے جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ[۱] قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے وہ ملحد اور زندیق ہے۔

اور علامہ الکلام صفحہ ۳۱ میں فرماتے ہیں۔ ارسطو کا اصل مذہب یہ ہے کہ عالم[۲] قدیم ہے اور وہ بذات خود پیدا ہوا لیکن اسکی حرکت حادث ہے اور خدا اسی حرکت کا خالق ہے اس بنا پر ارسطو نے خدا کے ثبوت میں حرکت سے استدلال کیا۔

حکمائے اسلام میں سے ابن رشد کا بھی یہی مذہب ہے +

۱؎ مادہ عالم - ۱۲ - ۲؎ یعنی مادہ عالم ۱۲ -

بوعلی سینا بھی عالم[1] کے قدیم ہونے کا قائل ہے الخ

نتیجہ

الکلام کی ان عبارتوں میں خود علامہ نے ابن رشد اور بوعلی سینا کے متعلق تصریح کی کہ یہ دونوں قدم عالم کے قائل ہیں تو خود علامہ کے فتوے کے بموجب یہ دونوں ملحد و زندیق ہو گئے۔ اسمیں کسی قسم کا خفا اور ایچ پیچ نہیں ہے۔

اب ہم دکھاتے ہیں کہ علامہ خود ان ملحدونکو حکمائے اسلام سے تعبیر کرتے ہیں اور اپنے الکلام کا ماخذ انہیں ملحدونکو بتاتے ہیں صفحہ ۳۱ الکلام کی عبارت جو ابھی نقل کی گئی ہے اوس میں ابن رشد کو حکمائے اسلام میں سے بتایا ہے اور صفحہ ۵۴ الکلام میں فرماتے ہیں اور حکمائے اسلام یعنی فارابی ابن سینا ابن رشد کی رائے ہے۔

اس عبارت میں فارابی۔ ابن سینا اور ابن رشد کو حکمائے اسلام سے تعبیر کیا ہے۔ یعنی علامہ کے خیال میں یہ ملحد حکمائے اسلام ہیں +

علامہ صفحہ ۶ میں یہ لکھتے ہیں۔ اخیر میں تخصیص کے ساتھ ان بزرگوں کے نام بتادینے بھی ضرور ہیں جو اس علم کلام کے ماخذ ہیں اور وہ یہ ہیں۔ ابومسلم اصفہانی قفال۔ ابن حزم۔ امام غزالی۔۔ راغب اصفہانی۔ ابن رشد۔ امام رازی شاہ ولی اللہ +

اس عبارت میں ابن رشد کو (جو علامہ کے فتوے کے بموجب ملحد زندیق ہے) بزرگ کا لقب دیا گیا ہے اور علم کلام کے ماخذ میں وہ بھی شامل ہے +

[1] یعنی مادہ عالم ۱۲۔

تو اب کسی صاحب فہم کو اس نتیجہ پر پہونچنے میں تامل نہوگا کہ معتزلہ اور زنادقہ فلاسفہ علامہ کے نزدیک بزرگ اور حکمائے اسلام اور علامہ کی ساختہ و پرداختہ علم کلام کے ماخذ ہیں۔

ناظرین سمجھ سکتے ہیں کہ وہ علم کلام جس کے ماخذ خود علامہ کے اقرار سے ملحد و زندیق ہیں کیا علم کلام ہوگا اور وہ مصنف جو ملحدوں اور زندیقوں کو بزرگ اور حکمائے اسلام کا لقب دیتا ہے اور ان کے اقوال کو علم کلام کا ماخذ اور مبنےٰ بناتا ہے کیسا اور کس فرقہ کا ہوگا÷

علامہ کے فتوے کا اثر خود ان کی مذہبی پوزیشن پر

فتوے کی عبارت تو آپکو محفوظ ہوگی کہ "جس کا یہ عقیدہ ہو کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے وہ ملحد اور زندیق ہے" اب ہم دکھلاتے ہیں کہ علامہ کا یہ عقیدہ ہے کہ مادہ قدیم ہے اور خدا کا مخلوق نہیں ہے۔

الکلام میں صفحہ ۳۸ سے صفحہ ۴۵ تک وجود باری اور قدم و حدوث عالم پر مختلف ابحاث نقل کر کے صفحہ ۴۵ میں بہ عنوان ذیل تحریر فرماتے ہیں۔

ملاحدہ کے اعتراضات کا جواب

ہم کو اس سے انکار نہیں کہ عالم اجزائے دیمقراطیسی سے بنا ہے۔ ہمکو یہ بھی تسلیم ہے کہ عالم قدیم ہے جیسا کہ خود مسلمانوں کے ایک بڑے فرقہ معتزلہ۔ اور حکمائے اسلام یعنی فارابی۔ ابن سینا۔ ابن رشد۔ کی رائے ہے۔ انتہی بلفظہ

ناظرین غور فرمائیں کہ علامہ ملاحدہ کے اعتراضات کا جواب دیتے

ہوئے عالم کے قدیم ہونے کو تسلیم کرتے ہیں اور اسکو مسلمانوں کے فرقہ معتزلہ اور حکمائے اسلام (یعنی جنکو علامہ کا فتوے ملحد و زندیق بتا چکا ہے) فارابی۔ اور ابن سینا اور ابن رشد کی رائے بتلاتے ہیں اور اس جہت سے عالم کو خالق کی ضرورت نہونا مانکر صفحہ ۵ میں صرف نظام عالم قائم رہنے اور قوانین فطرت کا باہمی ارتباط باقی رہنے کے لیے خدا کا وجود مانتے ہیں تو اس میں کیا شبہ رہا کہ علامہ کے نزدیک عالم اور مادہ قدیم ہے خود علامہ کی تصریح سے بڑھکر کس دلیل کی حاجت اب ان مقدمات کو اس طرح ترتیب دیجئے علامہ قدم عالم کو تسلیم کرتے ہیں اور جو قدیم عالم کو تسلیم کرے وہ ملحد و زندیق ہے۔

نتیجہ ظاہر ہے

علامہ کا انکار کہ میں قدم عالم کا قائل نہیں ہوں کس طرح مفید ہو سکتا ہے جب کہ انکی اسقدر صریح عبارتیں نظر کے سامنے موجود ہیں۔

مطبوعہ فتوے میں علامہ کا یہ کہنا کہ۔ الکلام میں اگر اس قسم کے اقوال مذکور ہیں تو وہ غیر مذہب والوں کے عقائد ہیں اور اس غرض سے نقل کیے گئے ہیں کہ ان کا رد کیا جائے +

لیکن ہم علامہ سے دریافت کرتے ہیں کہ الکلام کی یہ عبارت جو ہمنے نقل کی ہے یہ کس کی عبارت اور کس کا قول ہے اور کون شخص یہہ کہہ رہا ہے کہ ہم کو یہ بھی تسلیم ہے کہ عالم قدیم ہے۔ اگر آپ خود اسکے قائل ہیں اور آپ کا ہی یہ قول اور عقیدہ ہے تو آپ خود اپنے فتوے سے ملحد و زندیق ہو گئے۔ اور اگر کسی دوسرے ملحد سے نقل ہے تو (۱) اسکو

اس عنوان کے نیچے ملاحدہ کے اعتراضات کا جواب درج کرنے کے کیا معنے کیا ملاحدہ کا جواب دینے والا بھی کوئی اور ملحد شخص ہے (۲) پھر یہ بھی بتایئے کہ وہ ملحد کون ہے جس کا یہ قول نقل کیا ہے اور الکلام میں اس عبارت کے آگے پیچھے اوسکی طرف اس قول کی آپ نے نسبت کی ہے یا نہیں۔ (۳) نیز یہ قول نقل کر کے آپ نے الکلام میں کس صفحہ پر اس کا رد کیا ہے۔ براہ مہربانی اوس عبارت کو نقل فرما دیں اور صفحہ کا ہندسہ بھی بتا دیں جس عبارت میں آپ نے قدم عالم کو باطل کیا ہو اور جس صفحہ پر کیا ہو۔

صفحہ ۳۰ سے ۴۵ تک مادہ کے متعلق بہت سے ابحاث آپ نے نقل کئے ہیں لیکن مادہ کے قدیم ہونے کے دلائل اور عالم قدیم ہونے کے ثبوت کے سوا اور کچھ اُس سے مفہوم نہیں ہوتا۔ حدوث عالم اور حدوث مادہ کی آپ نے کیا دلیل بیان کی ہے اور کس صفحہ پر براہ مہربانی ادسے ظاہر کر دیں۔ تاکہ دُنیا پر روشن ہو جائے کہ آپ کا انکار صحیح ہے یا غلط۔

الکلام صفحہ ۳۲ میں علامہ نے متکلمین سے یہ قول نقل کر کے کہ عالم حادث ہے اون کا استدلال ذکر کیا اور پھر اون کی اس دلیل کا رد لکھا اور پھر یہ فرمایا ہے کہ متکلمین نے اور بھی بہت سی دلیلیں (حدوث عالم پر) قائم کی ہیں لیکن سب کی صحت اس بات پر موقوف ہے کہ سلسلہ غیر متناہی کا محال ہونا ثابت کیا جائے اور پھر سلسلہ غیر متناہی کے محال ہونے کی دلیلوں کو کہدیا کہ ان میں کوئی بھی ثابت نہیں ✣

علامہ بتائیں کہ انہوں نے متکلمین کی دلیلیں بیکار بتلانے کے بعد مادہ اور عالم کے حدوث کو خود بھی کسی دلیل سے ثابت کیا ہے یا نہیں اگر کیا ہے تو کس صفحہ پر؟

ہم تو دیکھتے ہیں کہ علامہ متکلمین کی نسبت یوں کہتے ہیں (ان تمام تقریروں سے تم کو معلوم ہوا ہوگا کہ افلاطون اور ارسطو اس مسئلہ کو حل نہ کر سکے اور متکلمین بھی چونکہ انہیں کے نقش قدم پر چلتے تھے اس لیے وہ بھی ناکام رہے لیکن علامہ نے کیا کامیابی حاصل کی اور کس دلیل سے عالم کا حدوث ثابت کیا۔ اس کے معلوم کرنے کے ہم منتظر ہیں۔

نکتۂ دقیقہ

یہاں پر یہ خیال رکھنا چاہیئے کہ علامہ نے اس عبارت کے بعد یہ عنوان (وجود باری پر قرآن مجید کا طرز استدلال) قائم کر کے ایک مضمون لکھا ہے۔ شاید علامہ یا ان کے ہوا خواہ مسلمانوں کو یہ مغالطہ دینے لگیں کہ علامہ نے متکلمین کے دلائل رد کرنے کے بعد خود اس مضمون میں حدوث مادہ اور حدوث عالم کو ثابت کیا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ ابھی دنیا میں خدا کے فضل سے اسقدر جہل کی ظلمت نہیں چھائی ہے کہ اس طرح روز روشن میں مسلمانوں کی آنکھوں پر ایسے مغالطوں کا پردہ ڈالا جاسکے۔

ہم سے سنیئے۔ اس عنوان کے نیچے علامہ نے سوا اس کے

کچھ نہیں لکھا کہ وجود باری کا اقرار انسان کا فطری وتیرہ ہے اور خود فطرت انسانی انسان سے وجود باری کا اقرار کراتی ہے۔ لیکن مادہ کے حدوث اور عالم کے حدوث کے متعلق اِس عنوان کے نیچے ایک حرف بھی نہیں لکھا۔ اوسکو ایسا اُڑا گئے کہ گویا اوس کا ذکر ہی نہ تھا رہا وجود باری کا اقرار وہ بھی جیسا کہ آگے چل کر معلوم ہوگا۔ علامہ صرف اس لیے تسلیم کرتے ہیں اور اوسے فطری بتاتے ہیں کہ نظام عالم میں ترتیب اور باہمی ارتباط قایم رہے۔ نہ اس طور پر کہ خدا عالم کا خالق ہے اور عالم اوس کا مخلوق ہے۔

علامہ کے فتوے کا اثر اونکی علمی قابلیت پر

علامہ فتوے مطبوعہ میں فرماتے ہیں "میں عقیدۃً اور فقہاً دونوں لحاظ سے اہل سنت وجماعت سے ہوں" ؛

ناظرین کو معلوم ہو چکا۔ کہ علامہ کے نزدیک ابن رشد۔ ابن سینا، قفال جو اون کے فتوے کے بموجب ملحد و زندیق قرار پا چکے ہیں حکمائے اسلام ہیں اور یہی لوگ اُن کے علم کلام کے ماخذ ہیں۔ اور یہ سب اہل سنت وجماعت سے خارج اور مد مقابل ہیں۔ علامہ ان کے عقائد میں متبع اور اُن کے نقش قدم پر چلنے والے ہیں۔ باوجود اِس کے اہل سنت وجماعت سے ہونے کا دعوے یا تو اہل سنت وجماعت کی تعریف معلوم نہونے کی وجہ سے ہے یا دانستہ مسلمانوں کو دھوکا دینا اور

اور انکی آنکھوں پر پردہ ڈالتا ہے اور دونوں صورتوں میں اونکی علمی قابلیت پر نہایت سخت دہبہ آتا ہے۔ پہلی صورت میں تو ظاہر ہے اور دوسری صورت میں اس لیے کہ جس کا علم اوسکو دہوکہ بازی اور غلط بیانی سے نہ روکے وہ علم جہل سے بدتر ہے ❊

ایک شبہ کا ازالہ

اگر کسیکو شبہ ہو کہ علامہ نے جہاں اُن لوگوں کا نام لیا ہے جو اُن کے علم کلام کے ماخذ ہیں وہاں امام غزالی امام رازی۔ شاہ ولی اللہ وغیرہ کا نام بھی ہے تو بطور خذ ما صفا ودع ما کدر اگر اونہوں نے بعض ملاحدہ اور فلاسفہ اور معتزلہ کے اچھے اقوال بھی لے لیے تو کیا قباحت ہوئی۔ اور چونکہ اون کے بعض اقوال لیئے تہے اس لیے اونکو ماخذ علم کلام میں شمار کر دیا

جواب نمبر ۱

اتنی بات میں مضائقہ نہ تہا کہ بعض معتزلہ یا فلاسفہ کا کوئی صحیح قول لے لیا جاتا لیکن یہ بات اس کے لیے کافی نہیں ہے کہ اونکو علم کلام کا ماخذ قرار دیا جائے کیونکہ جو قول کسی معتزلی یا ملحد سے لیا گیا وہ اہل سنت کے ائمہ کلام کے موافق ہے یا مخالف یا نہ موافق نہ مخالف اسطرح کہ ائمہ اہل سنت سے اس کے بارہ میں کچھ منقول نہ ہو ❊

پہلی صورت میں وہ قول ائمہ اہل سنت کا بہی قول ہے پہر کیا ضرورت تہی کہ معتزلہ اور ملاحدہ کیطرف نسبت کر کے اونکو ماخذ بتایا جائے۔ ائمہ اہل سنت

ہی گویا خدا اوس قول کا کیوں نہ کہا جاوے۔

دوسری صورت میں ظاہر ہے کہ وہ علم کلام جس کا ماخذ ملاحدہ کے ایسے اقوال ہیں جو اہل سنت کے مخالف ہیں اہل سنت کا علم کلام نہیں ہوگا۔

تیسری صورت محض فرضی ہے کیونکہ ہمیں علم کلام کی ضروریات میں کوئی مسئلہ ایسا نہیں ملتا جس میں اہل سنت والجماعۃ کے آئمہ کلام نے پوری تحقیق اور چھان بین نہ کر دی ہو۔

پس جو شخص کہ ملاحدہ کو اپنے علم کلام میں کسی ایک قول کا بھی ماخذ بنائے گا وہ ضرور ہے کہ اونہیں مسائل میں بنائیگا جو اہل سنت والجماعت کے مخالف ہیں ورنہ اوسکو ملاحدہ کے اقوال کو ماخذ بنانے کی کوئی ضرورت ہی نہیں ہے۔

نمبر ۲

مادہ کے قدم۔ عالم کے قدم۔ اور وجود باری اور معجزات میں یقیناً علامہ نے ان ملاحدہ اور معتزلہ کے اقوال کو اخذ کیا ہے اور انہیں صحیح مانا ہے۔ امام رازی شاہ ولی اللہ۔ امام غزالی وغیرہ ائمہ اہل سنت میں سے کوئی بھی مادہ اور عالم کے قدیم ہونے کا قائل نہیں ہے ابن رشد۔ ابن سینا معتزلہ کے اقوال نقل کیے اور انہیں پر علم کلام کی بنیاد رکھی۔ اور چونکہ حدوث عالم اور وجود باری ہی اصل الاصول ہے اس لیے کہہ سکتے ہیں کہ علامہ کے علم کلام کی بنیاد فلاسفہ اور ملاحدہ کے اقوال پر ہے۔ بالخصوص ہماری اس ناچیز تحریر میں چونکہ قدم و حدوث مادہ کے متعلق علامہ کا فتویٰ اونپر عائد کیا گیا ہے اس لیے اس بارہ میں علامہ کے خیالات کا ماخذ فلاسفہ کا خیال ہونا کافی ہے۔

نمبر ۳

اصل میں علامہ فلاسفہ اور ملاحدہ کے نقش قدم پر چلتے ہیں لیکن کسیقدر پردہ داری بھی منظور ہے اس لیے امام رازی۔شاہ صاحب۔امام غزالی کی بعض عبارتیں نقل کرنا اور اون کا نام لینا بھی ضروری جانتے ہیں لیکن یہ نام لینا صرف ظاہری ہے کیونکہ اکثر ان بزرگوں کی عبارتوں کے صرف الفاظ علامہ کی کتابوں میں منقول ہیں اور معانی خود علامہ کے تراشے ہوئے ہیں۔اور اس لحاظ سے یہ بالکل صحیح ہے کہ علامہ کے علم کلام کا ماخذ صرف معتزلہ اور فلاسفہ ملاحدہ ہیں جنکو خود علامہ کا فتوے ملحد و زندیق قرار دے چکا ہے ✤

عَلّامَہ سے چند ضروری سوال

جس طرح علّامہ نے سیّد عبد السلام صاحب کے جواب دیکر ایک طرف اپنی پوزیشن صاف کرنے کی کوشش کی ہے۔اسی طرح ہم بھی امید کرتے ہیں کہ علامہ ان سوالوں کا جواب عنایت فرماکر دوسری طرف قوم کو ایک قسم کی بے چینی سے نجات دیں گے ✤

سوال یہ ہیں

(۱) جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ معجزات کی حقیقت یہ ہے کہ اسباب خفیہ پر مبنی

ہوں۔ کیونکہ دنیا میں کوئی چیز بغیر سبب نہیں ہوسکتی۔ پس یہ کہنا کہ معجزہ
براہ راست خدا کی قدرت سے بغیر واسطہ ظاہر ہوگیا۔ وہم پرستی اور
عامیانہ خیال ہے۔ تو اس قائل کا کیا حکم ہے۔

(۲) الکلام صفحہ ۹۰ میں آپ لکھتے ہیں اشاعرہ کے سوا کوئی اس بات
کا قائل نہیں کہ معلول کا وجود بغیر علت کے ہوسکتا ہے۔ انتہیٰ
یعنی اشاعرہ اس کے قائل ہیں کہ معلول کا وجود بغیر علت ہوسکتا
ہے۔ مہربانی فرماکر اس کا حوالہ دیں کہ اشاعرہ کا یہ قول کہ معلول
من حیث ہو معلول بغیر علت کے ہوسکتا ہے کہاں ہے اور کس کتاب
سے نقل کیا ہے۔ ورنہ اس اتہام سے توبہ کریں۔

(۳) جو شخص خدا کے ارادہ کو حادث اور خدا کے کلام کو حادث جانے
خدا کو فاعل بالاختیار نہ سمجھے۔ انسان کو خود اپنے افعال کا خالق جانے
عذاب و ثواب کے جسمانی ہونے کا منکر ہو اس کا کیا حکم ہے۔
مہربانی فرماکر اہل سنت والجماعت کے مذہب کے موافق جواب دیں۔

حررہ العبد العاجز محمد کفایت اللہ غفرلہ
مدرس مدرسہ امینیہ سنہری مسجد دہلی

حافظ محمد عبد الستار بیگ کے تحفہ ہند پریس دہلی میں [illegible] چھپکر شائع ہوا